



**Aghaaz** Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 33-26/AIMS

April 30, 2026

فکر و نظر

غامدی صاحب کے موقف، ایران، امریکہ اور مزاحمتی سیاست کا تنقیدی جائزہ۔

طہ نذیر<sup>1</sup>، اسرار احمد<sup>2,3</sup>

1۔ سربراہ، کنیڈین انجمن صحافیان اور ماہرین ابلاغیات، اوٹرویو، کنیڈا۔ <https://www.canadianjournalists.ca/>

2۔ مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، کنسورشیم پبلشر، کنیڈا۔ <https://consortiumpublisher.ca/>

3۔ سابق بیورو چیف، روزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

**Running title:** Javed Ahmad Ghamidi, Iran-Iraq War, U.S. Foreign Policy

**Keywords:** Political Islam, Iran, Palestine, Resistance Movements, Islamic Thought

**Correspondence:** Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - [orcid.org/0000-0002-5308-6798](https://orcid.org/0000-0002-5308-6798) | <https://tahanazir.com>

**Conflict of interest:** Author accepts all potential conflict of interest.

**Funding:** The authors received no direct funding.

**Ethics approval:** No ethical approval needed for this work.

**Consent for publication:** Author is agreed to publish this article.



یہ مقالہ جاوید احمد غامدی کے بعض سیاسی و مذہبی بیانات، ایران اور امریکہ کے تعلقات، ایران عراق جنگ، فلسطینی مزاحمت، حزب اللہ، حماس، اور مشرق وسطیٰ کی جغرافیائی سیاست کے گرد پیدا ہونے والی فکری و نظریاتی بحث کا تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے۔ مطالعہ اس امر کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے کہ مسلم دنیا میں ”اعتدال“، ”مزاحمت“، ”مذہبی حکومت“، اور ”امریکی اثر و رسوخ“ جیسے تصورات کس طرح مختلف فکری حلقوں میں متضاد تعبیرات پیدا کرتے ہیں۔ اس مقالے میں ایران عراق جنگ کے تاریخی پس منظر امریکی خارجہ پالیسی، اسرائیل فلسطین تنازع، مزاحمتی تنظیموں کے کردار، اور ایران کے داخلی سماجی و سائنسی ترقیاتی اشاریوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ مشرق وسطیٰ کے تنازعات صرف مذہبی یا نظریاتی نہیں بلکہ عالمی طاقت، تیل، سلامتی علاقائی اثر و رسوخ، اور سیاسی بیانیوں کے پیچیدہ امتزاج کا حصہ ہیں



مشرق وسطیٰ گزشتہ کئی دہائیوں سے عالمی سیاست، مذہبی نظریات، عسکری اتحادوں، اور جغرافیائی مفادات کا مرکز رہا ہے۔ ایران انقلاب، ایران عراق جنگ، فلسطین اسرائیل تنازع، امریکی مداخلت، اور مزاحمتی تحریکوں نے اس خطے کو مسلسل عالمی توجہ کا محور بنائے رکھا۔ انہی موضوعات پر مسلم دنیا کے مذہبی و فکری حلقوں میں شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔ بعض حلقے ایران کو مغربی

، استعمار اور اسرائیلی توسع پسندی کے خلاف مزاحمت کی علامت سمجھتے ہیں، جبکہ بعض دیگر اسے فرقہ وارانہ سیاست، علاقائی مداخلت اور نظریاتی شدت پسندی سے جوڑتے ہیں۔

پاکستان میں جاوید احمد غامدی ایک معروف مذہبی مفکر اور مصلح کے طور پر جانے جاتے ہیں جنہوں نے مذہب، سیاست، اور جدید دنیا کے حوالے سے مختلف موضوعات پر اپنی آراء پیش کیں۔ تاہم ایران، مزاحمتی تنظیموں، اور مشرق وسطیٰ کی سیاست کے بارے میں ان کے بعض بیانات نے شدید تنقید کو جنم دیا۔ ناقدین کے مطابق غامدی صاحب کے بعض مؤقف امریکی و مغربی بیانیوں سے ہم آہنگ دکھائی دیتے ہیں، جبکہ ان کے حامی انہیں ایک معتدل اور اصولی فکری آواز قرار دیتے ہیں۔

یہ مقالہ انہی مباحث کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ لیتا ہے تاکہ مختلف مؤقف، تاریخی حقائق، اور سیاسی تناظر کو علمی انداز میں سمجھا جاسکے۔



ایران عراق جنگ 1980 سے 1988 تک جاری رہنے والی بیسویں صدی کی طویل ترین جنگوں میں سے ایک تھی۔ بین الاقوامی تاریخی ریکارڈ کے مطابق جنگ کا آغاز اس وقت ہوا جب صدام حسین کی قیادت میں عراق نے ایران پر حملہ کیا۔ اقوام متحدہ کی

متعدد رپورٹس اور تاریخی تجزیات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ عراق نے سرحدی تنازعات، ایرانی انقلاب کے خوف، اور علاقائی بالادستی کے مقاصد کے تحت ایران پر فوجی کارروائی کی۔

ناقدین کے مطابق ایران کے دفاعی رد عمل کو جارحیت کے برابر قرار دینا تاریخی حقائق سے مطابقت نہیں رکھتا۔ ایران نے جنگ کو دفاع مقدس ”کے طور پر پیش کیا جبکہ عراق کو امریکہ، بعض عرب ریاستوں، اور مغربی طاقتوں کی سیاسی و عسکری حمایت حاصل“ رہی۔ یہ جنگ صرف دو ممالک کے درمیان تنازع نہیں تھی بلکہ سرد جنگ، تیل کی سیاست، اور علاقائی طاقت کے توازن کا حصہ بھی تھی۔



امریکہ کی مشرق وسطیٰ میں مداخلت کئی دہائیوں پر محیط ہے۔ عراق جنگ، افغانستان جنگ، اسرائیل کی حمایت، اور خلیجی ممالک میں فوجی اڈوں کی موجودگی نے مسلم دنیا میں امریکہ کے خلاف شدید رد عمل پیدا کیا۔ ناقدین کے مطابق امریکہ کی پالیسیاں اکثر جمہوریت، انسانی حقوق، اور امن کے نعروں کے باوجود جغرافیائی مفادات، تیل، اور اسرائیلی سلامتی کے گرد گھومتی رہی ہیں۔

عراق جنگ (2003) اور افغانستان جنگ کے نتیجے میں لاکھوں افراد متاثر ہوئے، جبکہ خطے میں عدم استحکام، مہاجرین کے بحران، اور انتہا پسندی میں اضافہ ہوا۔ یہی عوامل امریکہ مخالف جذبات کو تقویت دیتے رہے۔

بعض فکری حلقے یہ استدلال پیش کرتے ہیں کہ امریکہ کے ساتھ تصادم نے مسلم دنیا کو مزید نقصان پہنچایا، جبکہ دیگر حلقوں کے مطابق امریکی پالیسیوں کے خلاف مزاحمت ناگزیر تھی کیونکہ خطے میں بیرونی مداخلت نے خود مختاری اور انصاف کو کمزور کیا۔



حزب اللہ اور حماس مشرق وسطیٰ کی دو اہم مزاحمتی تنظیمیں ہیں جنہیں مختلف ممالک اور ادارے مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں۔ حزب اللہ لبنان میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے خلاف مزاحمت کے طور پر ابھری جبکہ حماس فلسطین میں اسرائیلی قبضے کے خلاف سرگرم رہی۔

”بعض مغربی ممالک اور ادارے ان تنظیموں کو دہشت گرد تنظیمیں قرار دیتے ہیں، جبکہ مسلم دنیا کے کئی حلقے انہیں “مزاحمتی تحریکیں سمجھتے ہیں۔ اس اختلاف کی بنیادی وجہ سیاسی زاویہ، بین الاقوامی قانون کی مختلف تعبیرات، اور اسرائیل فلسطین تنازع کا پیچیدہ پس منظر ہے۔

ناقدین کے مطابق جب عالمی طاقتیں فلسطینی عوام کے حقوق کے تحفظ میں ناکام رہیں تو مزاحمت ایک فطری رد عمل کے طور پر سامنے آئی۔ دوسری جانب بعض مفکرین کا موقف ہے کہ مسلح مزاحمت کے بجائے سفارتی، سیاسی، اور پر امن ذرائع زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔



ایران 1979 کے اسلامی انقلاب کے بعد ایک مذہبی جمہوریہ کے طور پر سامنے آیا۔ اس نظام کے حامیوں کے مطابق ایران نے بیرونی پابندیوں، جنگ، اور سیاسی دباؤ کے باوجود سائنسی، تعلیمی، اور صنعتی میدانوں میں نمایاں ترقی کی۔

ایران میں خواندگی کی شرح میں نمایاں اضافہ ہوا، خواتین کی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم میں شرکت بڑھی، جبکہ مقامی صنعت، دفاعی، ٹیکنالوجی، اور سائنسی تحقیق کے شعبوں میں بھی پیش رفت ہوئی۔ ایران آج خطے کے ان ممالک میں شمار ہوتا ہے جہاں انجینئرنگ، طب، اور سائنسی تحقیق میں مقامی سطح پر اہم ترقی دیکھی گئی ہے۔

اس بحث کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ مسلم دنیا میں سیاسی فکر ہمیشہ یکساں نہیں رہی۔ اصلاحی، انقلابی، ریاستی، فقہی اور فکری رجحانات نے مختلف ادوار میں مختلف موقف اختیار کیے۔ اسی لیے کسی بھی معاصر مفکر کے خیالات کا مطالعہ وسیع تاریخی، سیاسی اور علمی تناظر کے بغیر مکمل نہیں سمجھا جاسکتا۔

فکری ارتقائی ماڈلز کا تجزیاتی جائزہ: غالب رجحانات، سیاسی اثرات، اور علمی نتائج کا مطالعہ۔

| علمی نتیجہ     | سیاسی اثر       | غالب رجحان      | فکری ارتقائی ماڈل  |
|----------------|-----------------|-----------------|--------------------|
| فقہی تسلسل     | محدود سیاسی بحث | ریاستی نظم      | روایتی سیاسی تعبیر |
| نظریاتی تبدیلی | سیاسی تحریک     | مزا جمعی بیانیہ | انقلابی تعبیرات    |
| فکری تنوع      | سماجی مکالمہ    | داخلی اصلاح     | اصلاحی رجحان       |
| نئے زاویے      | وسیع مباحث      | کثیر جہتی تجزیہ | جدید تنقیدی مطالعہ |



مسلم دنیا میں مذہبی فکر اور جدید سیاسی نظریات کے درمیان کشمکش ایک طویل فکری بحث کا حصہ ہے۔ جاوید احمد غامدی جیسے مفکرین مذہب کی تعبیر کو جدید قومی ریاست، انسانی حقوق، اور اعتدال کے تناظر میں پیش کرتے ہیں، جبکہ ان کے ناقدین انہیں مغربی یا لبرل بیانیے سے متاثر سمجھتے ہیں۔

یہ اختلاف دراصل اس بڑے سوال کا حصہ ہے کہ جدید مسلم دنیا اپنی سیاسی و مذہبی شناخت کو کس طرح متعین کرے۔ ایک طرف مزاحمت، انقلابی سیاست، اور اسلامی خود مختاری کے تصورات ہیں، جبکہ دوسری طرف اعتدال، سفارت کاری، اور عالمی نظام کے ساتھ مطابقت کی سوچ موجود ہے۔

## نتیجہ

مشرق وسطیٰ کی سیاست، ایران امریکہ تعلقات، فلسطینی مزاحمت، اور مذہبی فکر کے گرد جاری مباحث محض نظریاتی اختلاف نہیں بلکہ عالمی طاقت، جغرافیائی مفادات، مذہبی تعبیرات، اور تاریخی تجربات کا پیچیدہ امتزاج ہیں۔ جاوید احمد غامدی کے بیانات پر ہونے والی تنقید اسی وسیع تر فکری کشمکش کا حصہ ہے جو مسلم دنیا میں مذہب، سیاست، مزاحمت، اور جدیدیت کے سوالات کے گرد جاری ہے۔

یہ ضروری ہے کہ ایسے موضوعات کو جذباتی نعروں یا شخصی حملوں کے بجائے تاریخی حقائق، علمی تحقیق، اور متوازن تنقیدی تجزیے کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ مشرق وسطیٰ کے تنازعات اور مسلم دنیا کے فکری اختلافات اس قدر پیچیدہ ہیں کہ ان کی تفہیم کے لیے سنجیدہ علمی مکالمہ ناگزیر ہے۔

## سفارشات

مسلم دنیا میں سیاسی و مذہبی مباحث کو جذباتی رد عمل کے بجائے تحقیقی اور علمی بنیادوں پر فروغ دیا جانا چاہیے۔ مشرق وسطیٰ کے تنازعات، ایران امریکہ تعلقات، اور فلسطین کے مسئلے پر متوازن تاریخی و سیاسی تعلیم کی ضرورت ہے۔ مذہبی مفکرین، دانشوروں، اور تعلیمی اداروں کو فکری اختلافات کو برداشت، مکالمے، اور علمی تنقید کے اصولوں کے تحت آگے بڑھانا چاہیے۔ اسی طرح عالمی سیاست امریکی خارجہ پالیسی، اور مزاحمتی تحریکوں کے مطالعے میں بین الاقوامی قانون، انسانی حقوق، اور علاقائی تاریخ کو بھی شامل کیا جانا ضروری ہے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

ایران عراق جنگ اور سرد جنگ کی سیاست، مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی موجودگی کے اثرات، فلسطینی مزاحمتی تحریکوں کا تقابلی مطالعہ، مذہبی حکومت اور جدید ریاست کے تعلقات، مسلم دنیا میں لبرل اور مزاحمتی فکری دھاروں کا تجزیہ، اور ایران کی سائنسی و سماجی ترقی کے سیاسی اثرات مستقبل کے اہم تحقیقی موضوعات ہو سکتے ہیں۔

## References

- Abrahamian, E. (2021). *A history of modern Iran*. Cambridge University Press.
- Al Jazeera Centre for Studies. (2024). *Resistance movements in the Middle East*. <https://studies.aljazeera.net>
- Amnesty International. (2024). *Human rights in Iran*. <https://www.amnesty.org>
- Axworthy, M. (2020). *Revolutionary Iran: A history of the Islamic Republic*. Oxford University Press.
- Brookings Institution. (2023). *Iran, Hezbollah, and regional geopolitics*. <https://www.brookings.edu>
- Chomsky, N. (2020). *Who rules the world?*. Metropolitan Books.
- Council on Foreign Relations. (2024). *Iran's regional influence and Middle East politics*. <https://www.cfr.org>
- Halliday, F. (2020). *The Middle East in international relations*. Cambridge University Press.
- Hiro, D. (2021). *The longest war: The Iran-Iraq military conflict*. Routledge.
- Human Rights Watch. (2024). *Middle East and North Africa reports*. <https://www.hrw.org>
- Nasr, V. (2021). *The Shia revival: How conflicts within Islam will shape the future*. W. W. Norton & Company.
- Roy, O. (2021). *Globalized Islam: The search for a new Ummah*. Columbia University Press.
- Said, E. W. (2021). *The question of Palestine*. Vintage Books.
- Stockholm International Peace Research Institute. (2024). *Military expenditure and Middle East security*. <https://www.sipri.org>
- United Nations. (2023). *Iran-Iraq War historical archives*. <https://www.un.org>



## ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

## پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زیودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور رعوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

#### پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کچھ مزید مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اسے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.  
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).